318

رخصت مولا حسینؑ

اے حسینؑ اے شہِ کربلا
وقتِ رخصت قریب آ گیا

میں سواری سجاؤں تیری
ہے بہن تیری زندہ ابھی
میرے بھیّا کوئی غم نہ کھا

چکّیاں پیسنے والی ماں
دیکھو موجود ہے وہ یہاں
دے رہی ہے پتہ اک صدا

تیری رخصت پہ قربان میں
وار دوں قلب اور جان میں
دو گھڑی پاس تو بیٹھ جا

کیسے اب اُس کو بہلاؤں میں
کیا سکینہؑ کو بتلاؤں میں
آپ کیوں ہو رہے ہیں جدا

چُور زخموں سے ہو اِس قدر
پھٹ رہا ہے بہن کا جگر
سر سے گرنے لگی ہے رِدا

مجھ کو معلوم ہے ہو گا کیا
باندھا جائے گا بازو میرا
جاؤ زینبؑ کا حافظ خدا

نہ زمیں پر ہو نہ زین پر
نوکِ نیزہ پہ رکھا ہے سر
اور بہن ساتھ ہے بے رِدا

تونے کتنے سہے ہیں ستم
ایک دل اور ہزاروں ہیں غم
دھوپ میں تیرا لاشہ رہا

قلبِ رضوان و ریحانؔ میں
جیسے الحمد قرآن میں
گونجتی ہے یہ غم کی صدا